تذکرہ

حضرت سید کبیر الدین رحمۃ اللہ علیہ
شاہ دولہ دریائی
قادری سہروردی

اور

حضرت قاضی سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ
قادری آوانی

مصنف

سید محمد عبد اللہ قادری

عزت اکادمی، گجرات

تذکرہ

حضرت سیّد کبیر الدین شاہ دولہ دریائی

قادری سہروردی قدس سرہٗ

اور

حضرت قاضی سلطان محمود قادری آوانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہٗ

مصنف : سیّد محمد عبداللہ قادری

عزت اکادمی، گجرات

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ISBN : 978-969-9003-15-8

نام کتاب	:	تذکرہ
مصنف	:	سیّد محمد عبداللہ قادری
طبع اول	:	۲۰۱۹ء
تعداد	:	۵۰۰
مطبع	:	AZHARSONS PRINTERS QUALITY OFFSET PRINTERS & PUBLISHERS 9 - RATTIGAN ROAD, LAHORE-54000, PAKISTAN Cell: (0300) 461-3776 | rizvipublisher@gmail.com
کمپوزنگ	:	تصور کمپوزنگ سنٹر، لاہور
ہدیہ	:	۲۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

O دربارِ عالیہ حضرت قاضی سلطان محمود قادری آوانیؒ، اعوان شریف، ضلع گجرات

O دربار حضرت صاحبزادہ محبوب عالم صاحب قادری آوانیؒ مہمندہ شریف، گجرات

کتاب ہذا کی اشاعت ڈاکٹر علی حسنین بھٹہ (میڈیکل آفیسر عزیز بھٹی شہید ہسپتال، گجرات) کے مالی تعاون سے ممکن ہوئی۔ (ادارہ)

انتساب

غوث الثقلین حضرت شیخ

سیّد عبد القادر جیلانیؓ

کے نام

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی اَرادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(علامہ محمد اقبالؒ)

فہرست

◆ حمد باری تعالیٰ	میاں عبدالحق نصرت	۹
◆ نعت رسولِ مقبول ﷺ	مولانا عبدالرحمٰن جامیؔ	۱۰
◆ حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی سہروردی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمتہ اللہ علیہ آوان شریف گجرات		۱۱
◆ حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی قدس سرہٗ —— چند دانشوروں کی تحریریں		۳۳

◆◆◆

قطعہ تاریخ وصال

حضرت سیّد کبیر الدین شاہ دولہ سہروردی دریائی رحمتہ اللہ علیہ

مزار شریف گجرات شہر، پاکستان

سالِ وصال ۱۰۸۵ھ

"جمالِ جادہ فیضِ حق" ۱۰۸۵ھ

"قمرِ طریقت طیبہ" ۱۰۸۵ھ

"آفتاب صدق وعرفاں" ۱۰۸۵ھ

"گلاب محاسنِ ولایت وہدایت" ۱۰۸۵ھ

O

شاہ دولہؒ شاہِ اقلیم یقین و معرفت
زیب بزم فقر اب و تاب شہرستانِ دین
مُلہم غیبی کے لطف خاص سے میں نے کہا
اُس کا سال وصل طارقؔ "باب شہرستان دین"

۱۰۸۵ھ

سردار محمد عبدالقیوم خان طارق سلطان پوری

محلہ حطاراں حسن ابدال (اٹک)

حمد باری تعالیٰ

میں فانی ہوں، فانی کی ہر چیز فانی
تو قائم، تو دائم، تو ہی جاودانی

تری ذات لاریب بے مثل و ثانی — یہی میں نے سمجھا، یہی میں نے مانی
ترے عشق نے میری دُنیا بدل دی — کہاں کا بڑھاپا کہاں کی جوانی
جہاں میں نہیں کوئی ہمراز اپنا — مجھے کس نے سمجھا مری کس نے مانی
مجھے زندگی دی مجھے درد بخشا — عنایت، نوازش، کرم مہربانی
پتہ تیرا دل نے لگا ہی لیا ہے — بہت دیر سے تو بھی تھا لامکانی
تیری راہ میں کیوں نہ قربان کر دوں — کہ یوں بھی تو اِک روز ہے جان جانی

میرے عشق کی ہے یہ تضحیک نصرت
نہ فرمایئے گا مجھے لن ترانی

میاں عبدالحق نصرت

◆◆◆

نعت شریف

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہؐ
دلم پژ مردہ آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہؐ
چوں سوئے من گذر آری من مسکین ناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہؐ
ز کردہ خویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم
پشیمانم پشیماں یا رسول اللہؐ
ز جامِ حب تو مستم بہ زنجیر تو . دل بستم
نمی گویم کہ من ہستم سخن داں یا رسول اللہؐ
چوں بازوئے شفاعت را کشائی بر گناہ گاراں
مکن محروم جامی را در آں یا رسول اللہؐ

مولانا عبدالرحمٰن جامی

◆◆◆

حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی سہروردی رحمتہ اللہ علیہ
اور حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمتہ
آوان شریف گجرات

گجرات کی سرزمین علم وفضل کے لحاظ سے کسی دور میں بھی عقیم نہیں رہی اس کی گود میں بڑی بڑی نامور ہستیاں پروان چڑھی ہیں ایسی عظیم ہستیاں کہ جن کی جوت سے اہل دل صدیوں تک کسب فیض کرتے رہیں گے۔ حضرت شاہدولہ دریائی سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار پُر انوار صدیوں سے مرجع خلائق ہے سائل ٹوٹے ہوئے دل لے کر آتے ہیں اور مرادوں سے بھری ہوئی جھولیاں لے کر واپس جاتے ہیں۔

صوفیائے کرام میں حضرت شاہدولہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے علاوہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ قادری (رنمل شریف ضلع گجرات) حضرت بابؒے جنگو شاہ صاحب (ملہو

ے حضرت شاہ غوث علی قلندر پانی پتی حضرت باب جنگو شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو قلندر عصر سمجھتے تھے ایک موقع پر آپ نے فرمایا قلندر وہ ہے کہ تجرید وتفرید میں یکتا اور بے پرواہ ہو، اور تمام عالم کا حال اُس پر آئینہ ہو، اور جو وصف کہ عارفوں میں ہونا چاہیے اُس میں بے مثل ہو، شرط یہ ہے کہ مجذوب بھی ہو اور سالک بھی جیسے حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر تھے یا اس زمانے میں حضرت بابا جنگو شاہ گزرے ہیں۔ (۱)

کھوکھر متصل گجرات) حضرت خواجہ محمد خان عالم صاحب نقشبندی (باولی شریف) حضرت قاضی سلطان محمود قادری (آوان شریف) حضرت سائیں کرم الٰہی صاحب کانواں والے (گجرات)۔ علماء وفضلا میں سے مولانا اصغر علی رُوحیؒ (کٹھالہ) مولوی محمد عبداللہ صاحب (چک عمر) عبدالمالک صاحبؒ (کھوڑی) مولوی سید احمد صاحب (شادی وال) اور مولوی محمد دین صاحب (گجرات) شعراء وادباء میں سے مولانا محمد اکرم غنیمت (کنجاہ) مولوی احمد یار (مرالہ) محمد بوٹا (گجرات) چوہدری خوشی محمد ناظر (ہریہ والا) اور پیر فضل حسین فضل گجراتی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستیاں ہیں جنہیں علمی، ادبی اور مذہبی دنیا کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔'' ان باکمال ہستیوں میں سے آج کی نشست میں حضرت کبیر الدین شاہدولہ دریائی [۲] سہروردی قدس سرہٗ اور حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمۃ کا تذکرہ ہوگا۔

کیوں کہ قاضی صاحبؒ اپنے مرشد حضرت خواجہ اخوند عبدالغفور قادری علیہ الرحمۃ (م ۱۸۷۷ء) سوات شریف کی وفات کے بعد۔ حضرت کبیر الدین شاہ دولہ دریائی گنج شکر سہروردی قدس سرہٗ سے فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔ فیض یاب ہونے کا حکم بھی حضرت خواجہ اخوند عبدالغفور قادریؒ نے فرمایا تھا۔ تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ ہو۔ پنجابی زبان کے معروف غزل گو پیر فضل حسین فضل گجراتیؒ (م ۱۹۷۲ء) نے قاضی صاحب کی منقبت جو لکھی ہے وہ ۷ اشعار پر مشتمل ہے ایک شعر میں پیر صاحبؒ نے حضرت اخوندؒ شاہ دولہ صاحب اور قاضی صاحب کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

ے اوہ اخوند صاحب دی درگاہ ہوئے بھانویں شاہ دولہ دا دربار کیوں نہ
رہندا انہاں تھانواں اُتے ذکر جاری صبح شام سلطان محمود دا اے

پیر صاحبؒ کا ایک اور شعر ملاحظہ ہو:

ے آجائے وچ طبع تیری دے اک بھرپور روانی
خیر خیرات شاہ دولہ دی صدقہ پیر آوائی

حضرت قاضی سلطان محمود قادری۔ اعوان قوم کی ایک مشہور گوت کھوکھر راجپوت سے تعلق رکھتے تھے۔

۱۸۳۷ء/۱۲۵۶ھ میں حضرت غلام غوث صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ یہ خاندان مدت سے آوان شریف میں آباد ہے۔ اس صاحب علم وفضل خاندان کے جو فرد سب سے پہلے آوان شریف میں آکر آباد ہوئے اُن کا اسم گرامی حافظ محمد جمال تھا۔ حافظ محمد جمال صاحب کا ذکر نواب معشوق یار جنگ نے اپنی تصنیف مقاماتِ محمود باراول میں ۱۹۶۴ء ص ۵۱ تا ۵۳ میں اس طرح کیا ہے۔

''حضرت حافظ محمد جمال'' جناب قاضی صاحب (سلطان محمود) قدس سرہٗ العزیز کے جدِ جد کے جد صحیح تھے۔ ان کے والد ماجد کا نام حافظ ضیاء الدین گنج بخش بیان کیا جاتا ہے حضرت حافظ محمد جمال اپنے زمانہ کے امام ومقتدا تھے۔ حافظ قرآن اور علوم ضروریہ کے عالم تھے آپ آخر میں دریائے چناب کے دائیں طرف موضع ٹھٹھہ موسیٰ گجرات میں رہا کرتے تھے اور وہیں آپ کا مزار ہے آپ کا روحانی فیض اب تک جاری ہے حضرت قاضی صاحب قدس سرہٗ کو آپ سے بہت فیض پہنچا ہے۔ ۱۲۹۹ھ یا اس سے کچھ قبل حضرت نے وہاں جانا شروع کیا تھا۔

حافظ صاحب کے ایک صاحبزادے حافظ نور محمد کی ایک تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ گیارہویں صدی ہجری کے آخر میں آپ بقید حیات تھے یہ زمانہ شاہ عالمگیر (اورنگ زیب) کی سلطنت کا تھا حضرت حسن رسول نما، مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (م ۱۰۶۷ھ) اور حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہم عصر تھے۔

حضرت حافظ محمد جمال نے چار فرزند چھوڑے۔
حافظ محمد جمیل، حافظ نور محمد، عبدالکریم اور عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ'' (۳)

حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمۃ کا شجرہ نسب حافظ محمد جمال تک اس طرح پہنچتا ہے۔

حضرت قاضی سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ

حضرت غلام غوث رحمۃ اللہ علیہ

مولوی غلام مصطفےٰ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد محفوظ رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد جمال رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قاضی صاحبؒ ۱۲۸۲ھ میں شمس العارفین حضرت اخوند عبدالغفور قادری علیہ الرحمۃ (پ ۱۷۹۴ف جنوری ۱۸۷۷ء/۱۲۹۵ھ) کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے قاضی صاحب بیعت ہونے کے بعد مسلسل حاضری دیتے رہے۔

قبلہ سید نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''قطب العارفین'' میں قاضی صاحب کی سیدو شریف میں حاضری کا ذکر کیا ہے۔ سیدو شریف میں نویں

حاضری کا یوں ذکر کیا ہے :

''سیدو شریف کی نویں حاضری : ریاضتوں اور چلوں سے جسم مبارک بہت کمزور ہو گیا تھا اس لئے نویں حاضری میں بہت کمزوری محسوس ہوئی۔ صرف چند روز سیدو شریف میں قیام فرمایا۔ جب رخصت ہونے لگے تو حضرت اخوند صاحبؒ اس وقت چارپائی پر آرام فرما رہے تھے ہاتھ پکڑ کر قریب کیا اور سینہ مبارک سے آپ کا سر قریب کر کے فرمایا (مولوی گھر سے یہاں کتنے دنوں میں پہنچتے ہو)

آپ (قاضی صاحب) نے جواب دیا: (قربان جاؤں کبھی نو دن میں کبھی دس دن میں) یہ سُن کر اخوند صاحب نے فرمایا:

''بارے مقام تو دور است، بعد ازیں اگر دل تنگ شوی بہ زیارت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ برو خوش حال شوی (تمہارا گھر بہت دور ہے اگر کبھی تنگی محسوس کرو تو حضرت شاہ دولہؒ کے مزار پر حاضری دیا کرو۔'' (۴)

سیدو شریف میں نویں حاضری کے بعد قاضی صاحبؒ نے کسب فیض کے لئے حضرت شاہ دولہؒ کے مزار پر جانا شروع کیا۔ شروع شروع میں تو آپ ہر روز آوان شریف سے پیدل چلتے اور حضرت کے مزارِ عالیہ پر حاضری دے کر اسی دن پیدل آوان شریف واپس جاتے اور یہ سلسلہ بارہ سال تک جاری رہا۔

حکیم عبداللطیف صاحب تحریر فرماتے ہیں :

''اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ پہلے بارہ سال یعنی ۱۲۹۶ھ تک آپ اکثر آوان شریف سے صبح کے وقت پیدل چل کر گجرات پہنچتے اور اسی شام کو واپس تشریف لے جایا کرتے

اور یہ سلسلہ تاحیات والدہ محترمہ باوجود روزانہ تکالیف سفر کے باقاعدہ جاری رہا۔ بعد وفات مائی صاحبہ کے کئی کئی دن گجرات میں قیام فرمانا معمول ہوگیا۔ اس دوران میں ایک پرانی مسجد جو گول سڑک کے باہر متصل محلہ خواجگان میں واقعہ ہے آپ کی قیام گاہ تھی۔" (۵)

حضرت شاہ دولہ صاحب علیہ الرحمتہ کے مزار اقدس پر آپ کے جو معمولات رہے اور آپ نے جو محنت شاقہ اُٹھائی اس کا ذکر نواب معشوق یار جنگ نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی زبانی، مقامات محمود میں اس طرح بیان کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"مولوی عبدالرحمٰن صاحب ساکن پنڈی سرہال (اٹک) فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ دولہ صاحبؒ کا حکم تھا کہ کسی کے گھر سے کھانا مت کھاؤ اور مزدوری کر کے کھاؤ چنانچہ آپ درودِ مستغاث لکھ کر فروخت کرتے رہے اور جو قیمت آتی اس سے قوت لایموت کا انتظام کرتے اور حضرت کے مزار پر روزانہ چالیس پارے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ شروع شروع میں روزانہ گیارہ پارے پڑھنا شروع کیا۔ چند روز بعد پندرہ سپارے پڑھنے کا حکم ہوا اس کے بعد بیس پارے روزانہ اور پھر پورا قرآن پاک اس کے بعد پینتیس پارے اور پھر چالیس پارے روزانہ پڑھنے کا معمول ہوا۔ بعدازاں اُسی ترتیب و مقدار سے کم پڑھنا شروع ہوا جس طرح اضافہ ہوا تھا۔ یہاں تک کہ پانچ پارے روزانہ کی نوبت آ گئی۔ اس طرح اس طریقہ تلاوت میں کل نو ماہ لگے۔ بیٹھنے کا حکم نہیں تھا، کھڑے کھڑے پڑھنا ہوتا تھا حتیٰ کہ پاؤں پر ورم آ گیا مگر کلامِ پاک کی قرآت میں

سہولت و آسانی معلوم ہونے لگی۔" (۶)

"ایک دفعہ مولوی غلام محمد صاحب ساکن طاہر نے حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا کہ آپ نے چالیس چالیس پارے روزانہ کس طرح پڑھے تو آپ نے فرمایا: ایک آواز زور زور اس خوش الحانی کے ساتھ نکلتی تھی کہ گویا عرب کا کوئی عمدہ قاری پڑھ رہا ہے۔ اس قرأت کے دوران تین بار آنکھوں کا نور گیا اور اللہ جل شانہٗ نے اپنے فضل و کرم سے اسی وقت عطا فرمایا۔" (۷)

حضرت شاہ دولہ صاحب علیہ الرحمتہ کی طرف سے حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بے شمار روحانی فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے چنانچہ انہوں نے تحدیثِ نعمت کے طور پر حضرت شاہ دولہ صاحب کے مزار پر ایک خوب صورت گنبد تیار کروایا۔ جس کی تفصیل حکیم عبداللطیف عارف صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں:

"دربار شاہ دولہ صاحب علیہ الرحمتہ سے جو فیض آپ کو حاصل ہوا آپ یہ خواہش رکھتے تھے کہ اپنی زندگی میں اس پر ایک خوش نما قبہ تیار کرائیں چنانچہ سجادہ نشینانِ دربار اقدس کے مشورہ سے ۱۸۹۴ء میں یہ کام شروع کرا دیا گیا۔ استاذ المکرّم حکیم محمد سعید صاحب روڈس والے اور مستری غلام علی صاحب گجرات والے اس کام پر نگران مقرر کیے گئے۔ پہلے حضرت شاہ دولہ صاحب کے مزار کا تعویذ بہت بلندی پر تھا جسے بااحتیاط تمام نیچے پر لایا گیا پھر اس پر گنبد تیار کر کے مقبرہ کی چاردیواری بنوا دی۔ اس مقبرہ کی تیاری کے دوران میں بڑے بڑے عقیدت مند افسران اور دوسرے معزز سنگی استاذی مرحوم کے ساتھ اپنے سروں اور کندھوں پر گارا چونا اور اینٹیں ڈھونے کا کام کرتے رہے جو اپنے ہاتھوں مزدوروں کا کام کرتے ہوئے ایک قسم

کی کیف آفرین روحانی لذت محسوس کرتے تھے۔"(۸)

حضرت قاضی صاحبؒ کی وفات کے بعد سجادہ نشینوں نے حضرت شاہ دولہؒ صاحب کے مزار مبارک پر قبہ کی تعمیر میں مزید اضافہ کیا جس کا ذکر حکیم صاحب اس طرح کرتے ہیں :

"موجودہ قبہ دربار حضرت شاہ دولہ صاحب کے سجادہ نشینوں نے ۱۹۲۶ء میں اسی گنبد کے اوپر تعمیر کروایا نیچے کا گنبد بدستور صحیح وسلامت ہے۔ جدید گنبد کی تاریخ عیسوی اور ہجری میں نے ایک ہی شعر میں لکھی تھی ۔

شمار از بہر جملہ اعداد
ز سال نو زدہ صد بیں و شش (۹)

حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمۃ (۱۹۱۹ء) نے ملتان کا سفر حضرت شاہ دولہ صاحبؒ کے روحانی حکم پر کیا۔ اس سلسلہ میں نواب معشوق یار جنگ مقامات محمود میں تحریر کرتے ہیں :

"حضرت شاہ دولہ صاحبؒ کی طرف سے ملتان جانے کا اشارہ ہوا۔ آپ پیدل ملتان روانہ ہوئے۔ تیسری شب لاہور میں حضرت داتا گنج بخشؒ کی خانقاہ میں گذری۔ وہاں سے آپ ریل پر سوار ہو کر ملتان پہنچ کر اس مسجد میں قیام فرمایا جہاں مولوی عبدالرحمٰن صاحب درس دیا کرتے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد جب آپ حجرہ میں تشریف لے گئے تو حضرت غوث بہاء الحق صاحب سپاہیانہ لباس میں نظر آئے اور آپ سے باتیں شروع کیں۔ حضرت غوث علیہ الرحمۃ نے آپ کو ایک بڑے حجم کی کتاب عطا فرمائی اور کہا: "یہ راہِ حق" ہے پھر دو بڑے آم دیئے کہ یہ خاص ملتان کا تحفہ ہے۔

حضرت قاضی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ان آموں سے مراد سورہ یوسف اور سورہ یٰسین تھی۔ اس کے بعد حضرت غوثؒ نے رخصت فرمایا۔ صبح کی نماز کے بعد آپ جھنگ اور چنیوٹ کے راستے پیدل روانہ ہوئے اور گیارہویں روز گجرات پہنچے۔"(۱۰)

حضرت کبیر الدین شاہ دولہ دریائی سہروردی قدس سرہٗ کی تاریخ ہائے وفات برصغیر کے ممتاز تاریخ گو میر محمد فاضل مظہر الحق، مظہر، غمگین (م ۱۱۰۵ھ) اکبر آبادی نے اس طرح لکھی ہیں ۔

۱۔ بہ ترحیل آن عارف حق گزیدہ
"بگو شاہ دولہ بجنت رسیدہ

۱۰۸۵ھ

۲۔ دل بتاریخ آن حمیدہ سرشت
گفت از شاہ دولہ زیب بہشت (۱۱)

۱۰۸۵ھ

حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمۃ کی تاریخ ہائے وفات، سید عبدالعلی بخاری خلیفہ مولانا ضیاء الدین حسنؒ نے یوں لکھی ہیں :

۱۔ "مزارِ لطیف قاضی سلطان محمود آوانی" ۱۹۱۹ء
۲۔ "قبلہ ما قاضی سلطان محمودؒ" ۱۳۳۷ھ (۱۲)

جناب سردار عبدالقیوم طارق سلطان پوریؒ نے قاضی صاحبؒ کی تاریخ وفات یوں کہی ہے :

"شیخ کریم محمودِ جہاں" ۱۳۳۷ھ (۱۳)

شیخ غلام جیلانی جیلان جالندھری

قصیدہ در مدح جناب سلطان العارفین سید المجاہدین برگزیدۂ حضرت سخی شاہ دولہ گنج بخش دریائی رحمۃ اللہ علیہ

غرق بحر عشق شاہ دولہ دیکھ لو
گوہر مقصود یکتا شاہ دولہ دیکھ لو
آسمان برج وحدت کہکشاں غوثیت
فقر کا روشن ستارا شاہ دولہ دیکھ لو
آفتاب سہرورد ماہتابِ قادری
قطبیت کا قطب تارا شاہ دولہ دیکھ لو
شیر غراں چشتیوں میں نقش بندوں میں گرو
منزل عرفان میں پورا شاہ دولہ دیکھ لو
غنچہ باغ طریقت روضہ عرفاں کا گل
فی الحقیقت عطر سارا شاہ دولہ دیکھ لو
نور دیدہ شاہ سیدن نور بصر محی الدین
غوث کی آنکھوں کا تارا شاہ دولہ دیکھ لو
رودِ مجذوبی سے گذرے طے کیا بحر سلوک
آشنائے ہر دو دریا شاہ دولہ دیکھ لو
فوج ظاہر کے کمانڈر چیف فوج باطنی
ہر دورائت کا پھریرا شاہ دولہ دیکھ لو

شرع نبویؐ میں مکمل، اکمل دین رسولؐ
سرور دیں کا پیارا شاہ دولہ دیکھ لو
سینکڑوں لاکھوں ہوئے ہیں اولیائے اہلِ دل
سب میں پایا اُن کو اولیٰ شاہ دولہ دیکھ لو
شیر حیدر شیر صفدر شیر قادر شیر نر
جملہ شیروں میں ہے بھڑکا شاہ دولہ دیکھ لو
سنگیانِ قبلہ دین، جیت بازی سب گئے
ان سبھوں میں، میں ہی ہارا شاہ دولہ دیکھ لو
رتبہ اس سے بھی ہو دگنا اُن کا میں حاسد نہیں
حال اپنا ہے جتایا شاہ دولہ دیکھ لو
سب سے برتر مجھ کو پایا جب کہ میرے شیخ نے
خدمت اقدس میں بھیجا شاہ دولہ دیکھ لو
شیخ نے بہر فقیری مجھ کو بھیجا ہے حضور
تا کہوں میں حال اپنا شاہ دولہ دیکھ لو
لایا ہوں انبار میں اپنے گناہوں کے ہزار
پیش کش تیری شہنشاہ شاہ دولہ دیکھ لو
میرے عصیاں سے ہے بڑھ کر تیری بخشش لاکھ چند
بل فزوں تراز زمیں ہا شاہ دولہ دیکھ لو
بخششوں کی تیری گنتی کون صاحب کر سکے؟
ہیں یہ مثلِ علم اللہ شاہ دولہ دیکھ لو

قبلہ ام سے تھا ترا وعدہ ہیں جتنے سنگیاں
سب کو دوں گا فقر پورا شاہ دولہ دیکھ لو
مرحبا، شاباش، صدہا اور ہزاروں آفریں
خوب ہی وعدہ نبھایا شاہ دولہ دیکھ لو
یاد وہ وعدہ کر آ کر لوں فقیری آپ سے
شیخ نے یوں مجھ کو بھیجا شاہ دولہ دیکھ لو
سُن رکھا ہے پیر میرے نے کہ تیرے پیر نے
قطب سارق کو کیا تھا شاہ دولہ دیکھ لو
میں کہاں مسکین و عاجز وہ کہاں محبوب حق
یہ بھی کہہ کر ایک جملہ شاہ دولہ دیکھ لو
ایسی عجز و انکساری آپ کو شایاں نہیں
لوگ سمجھیں گے بہانا شاہ دولہ دیکھ لو
غوث سے شاید نہ کم تو، کم نہیں میں چور سے
دونوں میں اِک اِک سے بھڑ کا شاہ دولہ دیکھ لو
پھر توقف اور تامل اور تساہل بات کیا
جلد کر دے پار بیڑا شاہ دولہ دیکھ لو
ڈاکوؤں کی فوج کو دم میں ولی تو نے کیا
الف خانی فرقہ اپنا شاہ دولہ دیکھ لو
گر کہے تو الف خانی فرقہ تھا پاکیزہ دل
قلب جیلاں سخت میلا شاہ دولہ دیکھ لو

جائے بخشش عیب گری صاحبا جائز نہیں
عیب پوشی کا ردانا شاہ دولہ دیکھ لو
میں تو پہلے کہہ چکا ہوں میرے عصیاں ہیں بہت
کیا لکھوں میں اب دوبارہ شاہ دولہ دیکھ لو
آرزوئے قطب صاحب تھی بہت سے مال کی
پیر کے گھر نقب لایا شاہ دولہ دیکھ لو
ڈاکوؤں کی تھی تمنا تخت گہ، کشمیر کی
غرض میری محض اللہ شاہ دولہ دیکھ لو
جس طرح تو نے کئے ہیں الف خانی لاکھ ہا
ویسے کر دے کام میرا شاہ دولہ دیکھ لو
گر کہے تو ہے فقیری ملنی مشکل آج کل
مت سُنانا حکم ایسا شاہ دولہ دیکھ لو
تو نے ناممکن، محال، مشکل، دشوار کو
ورق ہستی سے مٹایا شاہ دولہ دیکھ لو
صوفیوں نے سر کھپایا، نحویوں نے عقل کو
پر نہ صحیفہ اُن کا پایا شاہ دولہ دیکھ لو
کر عطا مجھ کو فقیری اپنی رحمت سے اٹھا
ہووئے روشن نام تیرا شاہ دولہ دیکھ لو
بات تو تھوڑی ہے لیکن دو مطالب ہیں حصول
نام ترا کام میراشاہ دولہ دیکھ لو

اپنی عزت اور عظمت خاندان کو دیکھ پھر
ترے در سے خالی جانا شاہ دولہ دیکھ لو
مرشدِ تو غوثِ اعظم شاہ سیدن پیر تو
جانشین تو زکریا کا شاہ دولہ دیکھ لو
ہے قسم تجھ کو خدا کی جس نے ہے پیدا کیا
اور ولی تجھ کو بنایا شاہ دولہ دیکھ لو
مصطفیؐ کی ہے قسم اور مرتضیٰؓ کی بھی تجھے
سب کو ہے اُن کا سہارا شاہ دولہ دیکھ لو
ہے قسم سرِ مست کی اور شیخ محی الدین کی
تو بہت اُن کا پیارا شاہ دولہ دیکھ لو
قسم دیتا ہوں تجھ کو قاضی محمودؒ کی
جو ہے خاص الخاص تیرا شاہ دولہ دیکھ لو
قاضی محمود وہ جن کے لئے ہر روز آپ
کو آنکھ تک پاتے تھے پھیرا شاہ دولہ دیکھ لو
واسطے اُن کے اور ان کے اور خدا کے واسطے
مدعا کر میرا پورا شاہ دولہ دیکھ لو
اور بھی اِک عرض ہے اس کے سوا اے بادشاہ
کیوں رکھوں میں تجھ سے اخفا شاہ دولہ دیکھ لو
وقت پیری، پیر میرے پر ریاضت ہے گراں
چھان ڈالا ملک سارا شاہ دولہ دیکھ لو

زہد و پیری نے کیا ہے پیر میرا ناتواں
تسپہ دورہ روز مرہ شاہ دولہ دیکھ لو
مجھ کو حاصل فقر ہو اور دورہ ان کا معاف ہو
تب میں جانوں شاہ دولہ دیکھ لو
عاجز و مسکین ہے جیلاںؔ دست بستہ ملتمس
ہوں تمنائیں پذیرا شاہ دولہ دیکھ لو

قصیدہ درمدح قاضی سلطان محمود قادری قدس سرہٗ العزیز! کے آخر میں درج ہے:

نتیجہ فکر جناب غلام جیلانی جیلاںؔ از جالندھر
مرید خاص جناب زہد الاولیاء قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

....

خاک پائے اہل اللہ فاضل شاہ انور قلم کار گجرات

میں نے مندرجہ بالا قصیدہ حضرت شاہ دولہ دریائی علیہ الرحمۃ کی درگاہ میں ایک حاضری کے بعد اپنی ذاتی ڈائری میں تحریر کیا تھا۔ اُس زمانہ میں قصیدہ ایک فریم میں موجود تھا۔ یہ مورخہ یکم مئی ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ کی بات ہے۔

احقر الناس
سیّد محمد عبداللہ قادری بن سیّد نور محمد قادری
چک نمبر ۱۵ شمالی ضلع گجرات، حال وارد گجرات شہر (۱۴)

جناب شیخ غلام جیلانی جیلان جالندھریؒ، حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمتہ (م ۱۹۳۸ء) کے دوست اور اُن کے فارسی کلام کے مشیر و مصلح مولانا غلام قادر گرامی جالندھری (سابق اتالیق نواب حیدر آباد دکن) کے بہنوئی تھے۔ مجھے والد مکرم سیّد نور محمد قادری رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے پیر و مرشدی حضرت قاضی صاحبزادہ محبوب عالم قادری (م دسمبر ۱۹۸۲ء) کے ہاں بیٹھا ہوا تھا تو دورانِ گفتگو حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا: سید نور محمد صاحب۔ ''شیخ غلام جیلانی جالندھر میں کورٹ انسپکٹر تھے۔ اولاد سے محروم تھے ہر سال ایک مہینہ کی چھٹیاں لے کر آوان شریف میں حضرت قاضی صاحبؒ کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ قاضی صاحب مئی ۱۹۱۹ء میں رحلت فرما گئے۔ ۱۹۲۰ء میں جب شیخ غلام جیلانی صاحب آوان شریف تشریف لائے تو ایک مہینہ کی بجائے دو مہینے قیام فرمایا۔ واپسی پر فرمانے لگے ''محبوب اس دفعہ حضرت قاضی صاحبؒ نے بڑی نوازش فرمائی ہے۔ میں شاید آئندہ نہ آسکوں، دو تین مہینوں کے بعد شیخ غلام جیلانی صاحب ۱۹۲۰ء میں ہی وفات پا گئے۔''

قاضی صاحب کی وفات مئی ۱۹۱۹ء کے بعد ۱۹۸۲ء (۶۳ سال ۶ ماہ) تک حضرت صاحبزادہ محبوب عالم قادریؒ (م دسمبر ۱۹۸۲ء) سجادہ نشین رہے۔ جو قاضی صاحب کے خلیفہ مجاز و برادر زادہ تھے۔ دسمبر ۱۹۸۲ء سے سجادہ نشینی کے فرائض صاحبزادہ صاحبؒ کے اکلوتے بیٹے صاحبزادہ مظہر الحق صاحب ۲/۲ سول لائنز گجرات ادا کر رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مظہر الحق قادری ۲۹/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو رحلت فرما گئے ہیں۔ اب سجادہ نشینی کے فرائض اُن کے بیٹے صاحبزادہ محمود الحق صاحب ادا کر رہے ہیں۔

حضرت کبیر الدین شاہ دولہ دریائی سہروردی علیہ الرحمتہ کے دربار پر حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمتہ اللہ علیہ قیام بھی فرمایا کرتے تھے۔ دربار حضرت شاہ دولہ دریائی علیہ الرحمتہ سے قاضی صاحب نے ایک خط میرے حقیقی دادا حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ قادری (م دسمبر ۱۹۴۱ء) کے نام ۱۸۹۱ء میں لکھا تھا۔

اس خط کی تفصیل ''قطب العارفین'' کے مصنف جناب سید نور محمد قادری مدظلہ نے اس طرح لکھی ہے ملاحظہ فرمائیں:

''قاضی سلطان محمود علیہ الرحمتہ کا سب سے پہلا خط جو اس وقت تک محفوظ ہے وہ میرے والد مکرم سیدنا حافظ عبداللہ شاہ صاحبؒ کے نام ہے۔ یہ خط ۱۸۹۱ء میں لکھا گیا تھا۔ حافظ صاحب جناب قاضی صاحب کے مخلص مرید اور خلیفہ تھے۔ خط فارسی انشا کا عمدہ نمونہ ہے، ملاحظہ ہو:

''مشفق ارفق حضرت بابرکت شاہ جیو صاحب سیالکوٹی پلٹن نمبر ۱۹

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہٗ

اما ے مسمی میاں محمد دین متوطن چک خونی متصل گجرات با عزیزی ''صاحبے'' دو بارستم بے حد روا نمودہ ارادہ ثالث موقوف بر استصلاح رکن فنون عجیبہ وقانونِ دنیا و دین شیخ صاحب فضل الٰہی جیو اپیل نویس (لازال اسمہ مضیفاً علی المسمّٰی) می دارد و بیانش ایقاع مغلظ طلاق ظلماً وناحق بر عفیفہ معصومہ! جر مقدمہ بعدالت شرعی و عدلی گجرات ونتیجہ یاس از ہر دو مصر باپیل بان صاحب (شیخ فضل الٰہی) عرض سلام مسکینے فرمودہ اظہار عرض فرمائند، تا کہ امداد ظلمۂ بوقوع نیاید خط بسیار ظاہر نکنند و بہ شیخ صاحب گفتگو بہ طریق خفیہ تا کہ صاحب بالا ازیں سخن مطلع نہ گردد، از حالِ خود و نور چشماں شاہ ولایت و بیگم نور فرحت

دینی افکار۔

حضرت قاضی سلطان محمود قادری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی پہلی ملاقات دربار حضرت شاہ دولہ سہروردیؒ پر ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں حافظ محمد فاضل صاحب قادریؒ ڈھانگری شریف لکھتے ہیں :

O ''حضرت امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ (حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری) کے ایک خلیفہ کا بیان ہے کہ حضرت امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ پہلی ملاقات سرکار آوان شریف والوں سے دربار شہنشاہ گجرات حضرت شاہ دولہ علیہ الرحمتہ کے دربار میں ہوئی تھی۔ میری عمر ۲۵ سال کی تھی اور آپ عمر رسیدہ تھے۔ ایک مائی دربار شریف (دربار حضرت شاہ دولہ) میں حضرت سرکار آوان شریف والوں سے عرض کرنے لگی کہ بچہ کو دم فرمائیں۔ آپ نے میری طرف اشارہ فرمایا کہ ان سے دم کراؤ۔ میرے پاس آئی تو میں نے آپ کی طرف بھیج دیا۔ تو آپ (قاضی صاحب) نے ارشاد فرمایا کہ تازہ شیر دار بھینسوں کا بہت قدر ہوتا ہے اور پرانی دودھ والی بھینسیں ذبح کے قابل ہوتی ہیں۔ میں (سید جماعت علی) نے عرض کی پرانی بھینسیں شیر دار میں مکھن بہت ہوتا ہے۔'' (۱۹)

O ''حافظ سواری بیان کرتے تھے کہ میں بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ گجرات گیا ہوا تھا۔ حضرت شاہ دولہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حضور سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ آوان شریف جلوہ گر تھے۔ زیارت کے لئے بہت لوگ جمع تھے جو قریب تھے وہ قدم بوسی کرتے۔ ہم کچھ فاصلہ پر تھے، ہم نے دل میں کہا کہ قدم بوسی کا موقع کیسے نصیب ہوگا۔ لوگ بہت ہیں آپ غریب نواز رحمتہ اللہ

علیہ نے منہ ہماری طرف پھیر کر یوں ارشاد فرمایا کہ میرا دھیان تمہاری طرف بھی ہے مت گھبراؤ۔ پھر ہم کو بہت تسلی اور خوشی ہوئی کہ جب بھی موقع نصیب ہوا۔ کوئی بات نہیں ہے آپ کی توجہ تو ہماری طرف بھی ہے۔ پھر آپ کی قدم بوسی نصیب ہوئی۔ ہم نے ایسا کوئی فقیر نہیں دیکھا جو بیکسوں اور بے پروں کا پورا پورا ساتھ دے۔'' (۲۰)

....

حواشی

۱۔ (تذکرہ غوثیہ مطبوعہ دہلی بار چہارم ص ۱۶۷)

۲۔ قطب العارفین (حضرت قاضی سلطان محمود) دربار آوان شریف۔ از سید نور محمد قادری مطبوعہ لاہور جون ۱۹۸۵ء، ص ۴، ۵

۳۔ مقامات محمود۔ نواب معشوق یار جنگ مطبوعہ ۱۹۶۴ء، ص ۳۲۔۳۳

۴۔ قطب العارفین، سید نور محمد قادری، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۱۲۹۔۱۳۰

۵۔ سوانح حضرت قاضی سلطان محمود، حکیم عبداللطیف عارف، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۱ء، ص ۷

۶۔ مناقب محمودی خطی از نواب معشوق یار جنگ، جلد اوّل، ص ۱۹۰، مملوکہ حضرت صاحبزادہ مظہر الحق صاحب مدظلہ، سجادہ نشین دربار آوان شریف ۲/۲ سول لائنز، گجرات۔

۷۔ مناقب محمودی خطی از نواب معشوق یار جنگ، جلد دوم، ص ۲۱۹

۸۔ سوانح حضرت قاضی سلطان محمود، تالیف حکیم عبداللطیف عارف، ص ۱۱۔۱۲

۹۔ سوانح حضرت قاضی سلطان محمود، تالیف حکیم عبداللطیف عارف، ص ۱۲

۱۰۔ مقامات محمود، نواب معشوق یار جنگ، ص ۱۴۸ تا ۱۵۰

بخشند و شیخ فتح دین را
السلام علیکم! مسکین سلطان محمود، از گجرات بیست و ھفتم رمضان المبارک"

مندرجہ بالا خط حضرت قاضی صاحبؒ نے دربار حضرت شاہ دولہ صاحبؒ گجرات سے لکھا تھا اور اُس وقت وہ پروفیسر محمد شریف کنجاہی صاحب مدظلہ العالی کے نانا مولوی حافظ غلام احمد صاحب خطیب مسجد دربار شاہ دولہ کے پاس مقیم تھے جو کچھ قاضی صاحبؒ نے لکھا اس کی اُردو میں تشریح حافظ غلام احمد صاحب نے خط کی پشت پر لکھی ہے جس کی تلخیص حسبِ ذیل ہے :

"مسمات صاحبہ، حضرت صاحب کے ایک عزیز مرید کی بیٹی ہے جو چک خونی کے امام مسجد محمد دین کے لڑکے سے بیاہی تھی اُس لڑکے نے مسمات مذکورہ کو طلاق بائن دے دی اور پھر بعد میں اپنی شرپسند طبیعت سے مجبور ہو کر محمد دین مذکورہ نے عدالت میں دعوے باز و کر دیا۔ لیکن جب گجرات کی عدلی و شرعی عدالتوں میں یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ مسمات مذکورہ کو طلاق ہو چکی ہے تو دعویٰ خارج ہو گیا۔ بعد میں محمد دین کو اس کے دوستوں نے مشورہ دیا کہ راولپنڈی میں ایک اپیل نویس شیخ فضل الٰہی ہیں جو اس قسم کے مقدموں کے ماہر ہیں ان سے مشورہ کرنا چاہیے۔ حضرت قاضی صاحب کو جب محمد دین کے اس ارادہ کا علم ہوا تو انہوں نے والد صاحب (حافظ عبداللہ شاہ) مرحوم کو یہ خط لکھا جو اس وقت راولپنڈی میں بحیثیت پیش امام پلٹن نمبر ۱۹ مقیم تھے۔

نمبر ۳: شیخ فضل الٰہی راولپنڈی شہر کے مخلص اور دردمند مسلمان تھے۔ اہلِ سنت کے مربی و محسن تھے۔ حضرت قاضی صاحب سے

گہری عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں بھی آپ کا ذکر ہے۔"(۱۵)

نمبر ۴: حافظ سید محمد عبداللہ (۱۶) شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ۔ قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمۃ کے مرید خاص اور خلیفہ مجاز تھے۔ حافظ صاحب ۱۸۵۷ء کو کشمیری محلہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام مولوی سیّد محمد چراغ شاہ نقش بندی علیہ الرحمۃ (م ۱۸۸۷ء) تھا۔ سیالکوٹ شہر کے مشہور فاضل مولوی غلام مرتضیٰ کے جانشین اور مسجد کبوتراں والی کے خطیب تھے۔ حافظ صاحبؒ اپنے والد مکرم کے ارشاد فرمانے پر ۸۲-۱۸۸۱ء کے لگ بھگ قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔ حافظ صاحبؒ نے قرآن مجید اور کچھ درسی کتب مولانا علم الدین سیالکوٹی سے پڑھیں۔ منطق، فلسفہ اور ریاضی کی منتہی کتب حضرت خواجہ عبدالعلیم بن خواجہ عبدالرحمٰن بن خواجہ عبیداللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہم کے درس سے ختم کیں۔ حضرت قاضی سلطان محمود صاحبؒ ...... حافظ صاحب کو اپنے خطوط میں "مشفق ارفق" اور "چراغ دودمانِ اصطفیٰ" جیسے الفاظ سے یاد فرماتے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں جب حافظ صاحب کے بڑے صاحبزادے سیّد شاہ ولایت ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے تو قاضی صاحبؒ نے حکیم محمد اجمل خاں (۱۷) کے نام تعارفی رقعہ لکھ کر دیا۔

حافظ صاحب کے معاصر علماء میں علامہ محمد حسن فیضی ساکن بھیں ضلع جہلم، مولانا محمود گنجوی، مصنف طریق السالکین (تصور شیخ کے موضوع پر جامع کتاب) مولانا قادر بخش ملتانی، مولوی کرم الدین دبیر ساکن بھیں ضلع جہلم وغیرھم۔ حافظ صاحب ۵ دسمبر ۱۹۴۱ء کو وفات پا گئے تھے۔ حافظ صاحب کے تین بیٹے ہیں: اُن میں سے ایک حضرت سید نور محمد قادری (۱۸) مدظلہ العالی چک ۱۵ شمالی ضلع منڈی بہاؤالدین ہیں۔ مصنف، اقبال کا آخری معرکہ، میلاد شریف اور علامہ اقبال، اقبال کے سیاسی و

۱۱۔ فجر الواصلین، از میر محمد فاضل مظہر الحق، دہلی، ۱۳۸۵ھ، ص ۱۲۵

۱۲۔ قطب العارفین، سید نور محمد قادری، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۵۱

۱۳۔ ذاتی ڈائری سیّد محمد عبداللہ قادری (راقم السطور)

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ قطب العارفین (حضرت قاضی سلطان محمود)، سید نور محمد قادری، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۳۱ تا ۳۳۔

۱۶۔ ماہ نامہ "انوار الفرید" ساہی وال، جنوری ۱۹۸۴ء، مضمون: سیّد محمد عبداللہ قادری۔

۱۷۔ ماہ نامہ "ضیائے حرم" لاہور، نومبر ۱۹۸۲ء، مضمون: سیّد نور محمد قادری۔

۱۸۔ ماہ نامہ "ضیائے حرم" لاہور، اکتوبر ۱۹۹۳ء، مضمون: سیّد محمد عبداللہ قادری۔

۱۹۔ مختصر حالات وکمالات بمعہ مختصر کشف وکرامات قبلہ سرکار غریب نواز آوان شریف، از حافظ محمد فاضل ڈھانگری شریف، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۳۴

۲۰۔ ایضاً ص ۶۴۔

◆◆◆

حضرت سیّد کبیر الدین شاہ دولہ دریائی قدس سرہٗ

ـــــ چند دانشوروں کی تحریریں

۱۹۴۷ء میں پاکستان معرض وجود میں آیا جس کے بانی حضرت قائد اعظم محمد علی جناح علیہ الرحمۃ ہیں۔ قیام پاکستان کے ۱۲ برس بعد حکومت پاکستان نے ۱۹۵۹ء میں ایک آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت ایک ادارہ "پاکستان مسلم اوقاف مغربی پاکستان جائیداد" قائم کیا گیا جس کا کام مساجد، مزارات اور وقف جائیدادوں کا بہتر انتظام کرنا تھا اور ہے۔ ۱۹۵۹ء میں ہی اس آرڈیننس کے تحت پاکستان کے تمام مزارات کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ جن خاندانوں نے مزارات کا وارث ہونا ثابت کیا تھا انہیں مزارات واپس کر دیئے گئے جو ایسا نہ کر سکے وہ مزارات اب بھی حکومت پاکستان کی تحویل میں ہیں۔

بعض مجاوروں نے مقدمات بھی دائر کیے تا کہ مزارات واپس لے سکیں۔

اس سلسلہ میں آج پاکستان کی ایک مشہور ومعروف درگاہ حضرت سیّد کبیر الدین شاہ دولہ دریائی قدس سرہٗ کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ جہاں حضرت قدس سرہٗ کا مزار شریف ہے وہ علاقہ "گڑھی شاہ دولہ" کے نام سے منسوب ہے۔ آپ مجرد (غیر شادی شدہ) تھے۔ موجودہ مجاورین۔ سبھی اپنے کو بھاون شاہ (بہاؤ الدین) کی اولاد تصور کرتے ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں جب حکومت پاکستان نے مزارات اپنی تحویل میں لئے تو اسی سلسلہ میں پیر فضل حسین فضل گجراتی نے بھی دربار شریف شاہ دولہ دریائی کو واگذار کروانے

کے لئے ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ اسی سلسلہ میں ایک خط پیر صاحب علیہ الرحمتہ کا مرقومہ بنام سیّد نور محمد قادری علیہ الرحمتہ نامور محقق ونقاد۔ چک نمبر ۱۵ شمالی ضلع گجرات ملاحظہ فرمائیں۔

گجرات 07-09-1961

مخدومی ومکرم جناب سیّد نور محمد قادری صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ کا نوازش نامہ آج موصول ہوا یاد آوری کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ دربار شریف کے مقدمہ کی تاریخ ہائی کورٹ میں ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء مقرر ہوئی ہے۔ اس کے متعلق بھی دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنا فضل وکرم ارزاں فرمائے۔ شعر و شاعری کی طرف ابھی طبیعت پورے طور پر راغب نہیں ہوئی۔ صحت کی خرابی اس مشغلہ میں حائل ہے۔

والسلام

پیر فضل حسین فضل

تحقیق نگار حضرت شاہ دولہ دریائی قدس سرہٗ کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

(۱) آپ ابراہیم لودھی پٹھان (افغان) کے بیٹے تھے۔

(۲) آپ "سیّد" تھے سلسلہ نسب حضرت پیران پیر سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ سے ملتا ہے۔

(۳) آپ کے والدین ہندو تھے انہوں نے نام دولت رام رکھا۔

مقامات محمود۔ تذکرہ حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمتہ آوان شریف گجرات میں بھی آپ کا ذکر خیر ملتا ہے اُس کے مطابق آپ "سیّد" ہیں۔

لفظ "بعض" کو عام استعمال کیا گیا ہے بعض کہتے ہیں آپ لودھی پٹھان تھے۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ فرض کیجئے اگر یہ مان لیا جائے کہ آپ لودھی پٹھان ہیں تو آپ کے مجاور بھاون شاہ کی اولاد "سیّد" کیسے بنی ہے؟

آج بھی بڑی شد ومد سے دربار شاہ دولہ، کے مجاورین اپنے آپ کو "سیّد" کہلاتے ہیں ان میں دو ایسے بزرگ گذرے ہیں جو "سیّد" نہیں کہلاتے تھے اور نہ لکھتے تھے۔

(۱) پیر فضل حسین فضل گجراتی (مصنف ڈونگھے پینڈے، نکوران، قطبی تارا)

(۲) پیر غلام عباس (مدرس)

۲۵۔۲۶ جون ۱۹۶۹ء کو حضرت سیّد کبیر الدین شاہ دولہ دریائی قدس سرہٗ کا سالانہ عرس منعقد ہوا۔ اشتہار کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا جو ۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ صفحہ ۶ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"پچھلے سال حضرت شاہدولہ صاحب کی قبر جو بوسیدہ ہو چکی تھی کو نئے سرے سے بنایا گیا ہے ہزاروں روپے کے خرچہ سے بہترین چینی ٹائلیں لگوائی گئی ہیں اور اندر زاہرین کے بیٹھنے کے لئے صفوں کی بجائے اعلیٰ قسم کی دریاں بچھادی گئی ہیں اس اشتہار سے علم ہوتا ہے بلکہ سب کو علم ہے کہ آپ کے مزار شریف میں ایک ہی قبر ہے۔

۲۰۰۳ء میں پروفیسر ڈاکٹر پیر نصیر الدولہ نصیر ایم اے پی ایچ ڈی نے اپنی تالیف **The story of Hazrat Shah Daulah Sainal Engineer.** میں تحریر کیا ہے کہ آپ (شاہدولہ علیہ الرحمتہ) کی اہلیہ کا نام "حنیفہ" ہے۔ پھر ایسا کمال ہوا کہ اب حضرت شاہدولہ صاحب قدس سرہٗ کی قبر شریف کے ساتھ چبوترہ (جانب مشرق جہاں عورتیں فاتحہ کرتی ہیں) پر "حنیفہ" کے نام کی تختی

بھی موجود ہے! جب کہ حضرت صاحب قدس سرہٗ مجرد تھے۔ اب بیوی کہاں سے آ گئی۔ یہ کمال تو پیر نصیر الدولہ صاحب مرحوم کا ہے اُن کے ساتھ تختی لگوانے میں محکمہ اوقاف گجرات بھی شامل ہوگا۔ اب تحقیق کرنا محکمہ اوقاف پنجاب حکومت کا کام ہے کہ یہ تختی کیسے لگی ہے! اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو پھر کئی مزارات پر صاحب قبر کے ساتھ دوسری تختی لگ جائے گی۔ پیر نصیر الدولہ صاحب کی (انگریزی) کتاب کا دیباچہ ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ ایم بی بی ایس نے تحریر کیا ہے۔ انہوں نے بھی شاہدولہ صاحب کی اہلیہ کا تذکرہ کیا ہے!

۱۹۶۹ء میں اوقاف مغربی پاکستان کے مطابق صرف شاہدولہ صاحب کی قبر تھی اب دوسری کہاں سے آئی ہے؟ کسی کا قول ہے کہ اگر جھوٹ کو بار بار منظم طریقہ سے دہرایا جائے تو وہ آخر کار سچ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور سچ بھی ایسا کہ اصل حقیقت اس کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے۔

حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی علیہ الرحمۃ کے ساتھ دوسری ''قبر'' کی معلومات کے سلسلہ میں ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ معاون ثابت ہو سکتے ہیں!

سبھی محقق۔ آپ کو ''انجینئر'' مانتے ہیں!

چند بزرگوں کے دو دو جگہ مزار شریف ہیں۔ مثلاً

(۱) حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ بن حضرت ابی طالب کرم اللہ وجہٗ

ایک مزار شریف۔ مشہد مقدس — دوسرا۔ افغانستان

(۲) حضرت شرف الدین بوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک مزار شریف۔ پانی پت — دوسرا۔ کرنال

(۳) حکیم الامت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ایم اے پی ایچ ڈی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک مزار شریف۔ لاہور (پاکستان) — دوسرا۔ ترکی

اسی طرح حضرت شاہدولہ دریائی سہروردی قدس سرہٗ کے مزارات

(۱) گجرات احمد آباد (بھارت) — (۲) پنجاب گجرات (پاکستان)

ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ اپنی تالیف ''خفتگان گجرات'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''شاہدولہ صاحب (جن کا اصل نام) سیّد کبیر الدین بیان کیا جاتا ہے جو مشکوک ہے یوں تو اُمی تھے لیکن باطنی نظروں اور بصیرت کے علوم پر دسترس رکھتے تھے'' جون سا بھی شاہدولہ تھا۔ با کمال بزرگ تھا جس کی روحانیت کا شہرہ دنیا میں تھا اور ہے ہزاروں لوگ اُن کے فیض یاب ہیں۔ ہر روز صبح، شام زائرین کا ہجوم ہوتا ہے لوگ بن بلائے آتے ہیں۔ مُرادوں سے جھولیاں بھر کر جاتے ہیں۔ محققین نے بھی اندازے لگائے ہیں کسی کے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں ہے جس سے حقیقت معلوم ہو سکے۔ یہ کام تو کوئی صاحب کشف قبور ہی بتا سکتا ہے۔ ویسے سبھی لوگوں نے اپنی تحریروں کو قیاس، روایات پر ہی محیط رکھا ہے اکثر نے ''لفظ بعض'' ہی استعمال کیا ہے۔ کمال یہ ہے ایک دوسرے کے قیاس، روایات کو رد کرتے ہوئے پھر بھی حتمی نتیجہ تک نہیں پہنچ سکے!!

جب پیر نصیر الدولہ صاحب کی انگریزی تالیف بہ متعلق حضرت شاہدولہ دریائی قدس سرہٗ شائع ہوئی تو کسی نے پروفیسر محمد شریف کنجاہی صاحب سے پوچھا پیر صاحب نے انگریزی میں کتاب کیوں تحریر کی ہے تو شریف صاحب فرمان لگے ''تاں جے کے نوں سمجھ نہ آوے''

شاہ دولہ دریائی (۹۸۹ھ یا ۱۵۸۱ء۔ ۱۰۸۷ھ بمطابق ۱۶۷۶ء)

سلسلہ طریقت بہاء الدین ذکریا ملتانی سے ملتا ہے ایک روایت۔
آپ کے والد عبدالرحیم لودھی۔ والدہ گکھڑ خاندان سے تھیں۔
دوسری روایت کے مطابق سیّد تھے۔ تیسری والدین ہندو تھے انہوں نے نام دولت رام رکھا۔ شاہ دولا نام رکھا گیا لقب کبیر الدین عطا ہوا۔ وصال اورنگ زیب کے زمانہ میں گجرات میں ہوا۔ (۱)

تذکرہ شیخ دولا گجراتی۔ از محمد چراغ بن شاہ مراد گیلانی قادری کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں :

O ......''ایک روز عزت خاں ولد سلطان شادمان گکھڑ نے درخواست کی حضرت اپنے ابتدائی حالات بتائیں۔ میری والدہ کا نام نعمت خاتون اور والد کا نام عبدالرحیم لودھی افغان جن کا تعلق سلطان سکندر لودھی کے قبیلہ سے تھا۔ قصبہ تخی سیال کوٹ۔'' (۲)

O...... بھاون کو شیخ دولا کی وصیت اور دعا۔

''بھاون جسے بعض لوگ آپ کا حقیقی بیٹا کہتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ منہ بولا بیٹا تھا لیکن میں اتنی وصیت کروں گا کہ اگر تو دولا کی قبر پر مجاوری کرے گا تو ہندوستان وخراسان سے اس راہ پر سے گذرے گا۔ وہ چاندی کا ایک سکہ ضرور اس خاک سار کی قبر پر رکھے گا۔ تیری گذر اوقات کے لئے یہی کافی ہوگا۔'' (۳)

خفتگان خاک گجرات۔ ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ

''آپ کے باپ کا نام عبدالرحیم لودھی اور والدہ نعمت خاتون تھا عبدالرحیم لودھی سلطان سکندر لودھی کے قبیلہ سے تھا۔

(کچھ لوگوں نے آپ کو سیّد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تا حال کامیاب نہیں ہو سکی)۔ (۴)

شاہدولہ صاحب (جن کا اصل نام سیّد کبیر الدین) بیان کیا جاتا ہے جو مشکوک ہے یوں تو اُمی تھے لیکن باطنی نظروں اور بصیرت سے علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ آپ نے تمام عمر شادی نہیں کی'' تاہم ایک روایت کے مطابق آپ شادی شدہ تھے اور پیر بھاون شاہ آپ کے فرزند تھے۔ جن کی اولاد آج تک سجادہ نشین چلی آتی ہے۔'' (۵)

گجرات پیڈیا (جلد اول) یونیورسٹی آف گجرات۔

حکیم پیر سیّد رشید الدولہ از ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ:

گجرات کی معروف علمی، روحانی شخصیت پیر رشید الدولہ۔ حضرت شاہدولہ کی نسل سے بیان کئے جاتے ہیں چھٹی نسل میں آپ کا شجرہ پیر بھاون شاہ سے ملتا ہے (جو ایک روایت کے مطابق شاہدولہ کے بیٹے یا دوسری کے مطابق لے پالک تھے)۔'' (۶)

تذکرہ اولیائے ہند صفحہ ۱۶۷ و خزینۃ الاصفیا۔ ج ۲ صفحہ ۲۲ میں ہے کہ ''شاہ دولہ ساری عمر مجرد رہے'' مگر منشی گنیش داس ''صاحب نامہ'' میں صفحہ ۱۶۰ الف پر لکھتے ہیں۔ خلف الصدق او (شاہدولہ دریائی) معرفت آگاہ بھاون شاہ ولی زیب سجادہ بود''

صاحب سلیم التواریخ لکھتا ہے کہ ''مجاورین شاہ دولہ کی اولاد نہیں اُن کے خلیفہ کی اولاد ہیں۔'' (۷)

خزینۃ الاصفیاء میں شاہ دولہ کا قطعہ تاریخ وفات درج ہے۔

چو شاہ دولہ ولی با عزت و جاہ۔ کہ ز دنیا رفت در فردوس شاداں
بسر در شد ندند تاریخ سالش۔ کہ شاہنشاہ دولہ قطب دوراں

مقامات محمود۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر

نہ تھے۔"(۱۲)

پروفیسر ڈاکٹر پیر نصیر الدولہ مرحوم کی تالیف:

The story of Hazrat Shah Daullah Saint the Engineer Ghazia Publishers House No 13-13/968-A Shah Daula Road Gujrat 56700 Pakistan 2005.

کا Preface لکھتے ہوئے ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ تحریر کرتے ہیں:

"Shah Daulah (RA) wife's name was Haneefa and she is buried next to him on the same platform in his shrine. Shah Daulah (RA) had only one Son, Pir Bhawan Shah, who was married twice and had five sons. The present descendants are the off Spring of Bhawan Shah. (۱۳)

Consequently it is safe to deduce that we do not know with certainly as to when and where Shah Daula Gujrati (RA) was born except the date of his expiry that too is controversial. He lived and died in Gujrat except for a So Jour to Sialkot.

We also know that the name of his wife was Haneefa the mother of Bhawan Shah (Chaudhry N-1970 Mirach No 47,48 PP 220-221 Raam 1719-17201 Mirowle No 47 PP 95-96 Hafeefa of Qiladari 1983. PP 50:69 because the former stands priority being the earlier writer) and she is buried in the mausoleum of Shah Daula (RA) by his grave at Gujrat. (۱۴)

Regarding Haneefa there is also a Karamat (Chaudhry N and Raam op.cit) related to the in laws of Shah Daula (RA) when they paid a visit to her and Haneefa treated them out of ordinary.

This extraordinary hospitality annoyed Shah Daulah (RA). Haneefa was dressed down to the extent that she temporarily lost her sanity." (۱۵)

The present pir's are the descendant of Pir Bhawan Shah. The name of the wife of Shah Daulah (RA) was Haneefa, buried right next to him in this mausoleum.

Rarely, it is said that Shah Daulah (RA) was never married: neither was his mentor Shah Saidan Sarmast. Some consider Bhawan Shah as an adoptee or Caliph of Shah Daulah (RA) Bahawan Shah passed away in 1696-1697. (۱۶)

پروفیسر ڈاکٹر پیر نصیر الدولہ نصیر۔ پروفیسر محمد شریف خاں (شریف کنجاہی) کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

"Kunjahi (1985-P-9) believes that Shah Daulah (RA) was a sayyid due to two reasons: First Qazi Sultan Mehmood has taken him for a sayyid: Secondly, in the revenue record of Gujrat 1868, Shah Daulah (RA) is enlisted as a Qureshi (Arabian ancestry) and Faqir at the

سرخیل آں عارف حق گزیدہ —— بگو، شاہ دولہ بجنت رسیدہ (۱۰۷۵ھ)

مقامات محمود کے مؤلف نواب معشوق یار جنگ بہادر ص ۳۲۹ پر ایک روایت چوہدری الہ دین کی زبانی آوان شریف کے قاضی حضرت سلطان محمود کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حضرت شاہ دولہ کا نام کبیر الدین گجراتی تھا اور سیّد تھے۔ آپ بغداد سے تشریف لائے تھے اور غوث اعظم کے خلیفہ تھے۔"(۹)

حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی کا سالانہ عرس ۲۵، ۲۶ جون ۱۹۶۹ء یہ کتابچہ ۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان لاہور ناشر ہے۔ مصنف حقیقت گلزار صابری (فقیر محمد حسن صابری) کی روایت بموجب آپ نے ۱۰۸۵ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کے مزار مبارک پر (جو گجرات مغربی پاکستان میں ہے) یہ تاریخ لکھی ہے۔

بہ توحید آں عارف حق گزیدہ۔ بگو شاہ دولہ بجنت رسیدہ (۱۰۸۵ھ)

اس بیان کی جو آپ کی ولادت اور اویسی توسل قادری کی شرح میں ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ آپ حضرت شیخ الجن والانس جناب میراں سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمر زاد تھے آپ ہی کے ہاتھ پر بیعت کی اور برکات و فیوض حاصل کئے اور ایک طویل عمر پائی۔ آخری زمانے میں خاندان سہروردیہ کا فیض حضرت سیّدن شاہ صاحب سیالکوٹی سے حاصل کیا اور سنۂ مذکورہ میں انتقال فرمایا۔ گجرات جناب بڑے پیر صاحب کے حکم سے آئے آپ کا ایک مزار احمد آباد صوبہ گجرات (بھارت) میں ہے اور ایک شہر گجرات (مغربی پاکستان) میں اور اس کی ایسی ہی حقیقت ہے جیسے کہ حضرت شرف الدین بو علی قلندر کا ایک مزار پانی پت میں ہے اور ایک کرنال میں یا جیسے کہ حضرت حیدر کرار امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ کا ایک مزار مشہد مقدس

میں ہے اور ایک افغانستان میں۔"(۹)

سالانہ عرس ۲۵، ۲۶ جون ۱۹۶۹ء حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی میں خواجہ منظور الحسن صاحب سی ایس پی ڈپٹی کمشنر گجرات نے چادر چڑھائی۔ صدارت جناب ایم مسعود صاحب سی ایس پی۔ چیف ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف مغربی پاکستان۔"(۱۰)

محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کے اس کتابچہ میں تحریر ہے۔

حضرت شاہدولہ صاحب کی قبر کی تعمیر:

پچھلے سال حضرت شاہدولہ صاحب کی قبر جو کہ بوسیدہ ہو چکی تھی کو نئے سرے سے بنایا گیا ہے ہزاروں روپے کے خرچ سے بہترین چینی کی ٹائلیں لگوائی گئی ہیں اور زائرین کے بیٹھنے کے لئے صفوں کی بجائے اعلیٰ قسم کی دریاں بچھا دی گئی ہیں۔"(۱۱)

تذکرہ شیخ دولا گجراتی۔ از محمد چراغ بن شاہ مراد گیلانی قادری کا مقدمہ تحریر کرتے ہوئے۔ ڈاکٹر عارف نوشاہی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"شیخ دولا کے بارے میں بنیادی معلومات"

"مصنف نے شیخ دولا کے بارے میں از خود کوئی تحقیق نہیں کی اور بھاون نامی شخص کے بارے میں صرف یہ لکھا ہے بعض اس کو حقیقی بیٹا کہتے ہیں اور بعض "لے پالک"۔ مصنف جو شیخ دولا کا معاصر ہے اس کے لئے اس امر کی تحقیق کرنا دشوار نہ تھا کہ بھاون کا شیخ دولا سے کیا رشتہ ہے البتہ مصنف نے شیخ کے مرض الموت کے وقت شیخ اور بھاون کے درمیان ہونے والا جو مکالمہ نقل کیا ہے۔ اس سے بھاون کا متبنیٰ ہونا قرین قیاس ہے۔ شیخ دولا کے طرز تخاطب سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ دولا اس سے راضی

same time. This is due to the fact that in the Islamic period Sufis liked to being called as Faqir. In those days the Faqirs were not tantamount to the beggars. Exactly, in the same way the learned Muslim religious personalities are called the ulema, thought it is not their caste.

In the opinion of Kunjahi (1985-P.10) the cogent evidence to consider Shah Daulah (RA) as "non-ajmi" (ajmi means Arabian, Persian or barbarian) is that different castes attributed to him by various authors fail to be supported by history. In any case the non-Sayyid status in spiritual context has no importance what so ever. Sheikh, Sayyid or Shah are only honourary titles.

In the beginning, on the basis of ancestry or relationship these titles were not parts of names. By the passage of time in the indian Sub Continent, Sayyid and Shah became attached to the descendants of the daughter, Fatimahtuzahra (RA) of Prophet Muhammad (PBUH). on this basis the

word Shah became the part of a name, who laid claim to the Succession of Fatimah tu Zahara (RA) And for this very reason in Roza-e-Qayumia (1751), the life of Mojededd Alif Saani and his ancestors, the name written as Shah Daulla Gujrati (RA) is one of the arguments to take him for a Sayyid." (۱۶)

''پنجاب۔ مذہبی فرقوں اور صوفی سلسلوں کا انسائیکلوپیڈیا۔'' تالیف ای ڈی میکلیگن / ایچ اے روز۔ مترجم یاسر جواد صاحب لاہور۔ اس کتاب کے ۹ باب ہیں۔ باب نمبر ۶ میں چند عنوانات ہیں...... ! شاہ دولہ کے چوہے...... شاہ دولہ کی کہانی میجر اے سی ایلیٹ کی زبانی۔ چند مزید باتیں باب نمبر ۶ میں سے شاہ دولہ کی کہانی کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

''شاہ دولہ نے کافی لمبی عمر پائی عام طور پر اُن کی عمر ۱۵۰ سال بتائی جاتی ہے اور وہ اکبر، جہانگیر، شاہ جہاں اور اورنگ زیب کے ہم عصر خیال کئے جاتے ہیں۔ وہ اکبر کی تاج پوشی کے ۲۵ ویں سال (۱۵۸۱ء) پیدا ہوئے اور ۱۶۷۶ء میں وفات پائی چنانچہ ان کی اصل عمر ۹۵ سال تھی۔

شاہ دولہ کا عام لقب ''شاہ دولہ دریائی'' ہے کیونکہ انہوں نے متعدد پل تعمیر کئے تھے اُن کی زندگی کے آخری دن تک شاہ و گدا، امیر و غریب سب اُن کے پاس حاجت روائی کے لئے آتے رہے آخرکار جب انہوں نے اپنا انجام قریب دیکھا تو اپنے مرید بھاون شاہ کو بلوایا اور خرقہ خلافت عطا کر کے سجادہ نشین بنا دیا۔ شاہ دولہ فرقے

کے موجودہ ارکان بھاون شاہ کو اُن کا بیٹا بتاتے ہیں۔ چاہے وہ حقیقی یا لے پالک ''بالکے'' ہی رہے ہوں، لیکن موجودہ ''پیر'' بھاون شاہ کی ہی اولاد ہیں۔'' (۱۷)

شیخ دولا کے آخری ایام اور مرض الموت: تذکرہ شیخ دولا گجراتی از محمد چراغ بن شاہ مراد گیلانی قادری کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے گا۔ ''بعدازاں گجرات روانہ ہو گئے اور پانچ روز صحت وسلامتی سے گذر گئے۔ چھٹے روز اچانک بخار اور اسہال نے حضرت الیشان کو آلیا اور تیرہ روز تک اس مرض میں مبتلا رہے حکماء اور حاذق اطباء اگرچہ بغرض حصول سعادت مختلف مرکبات اور معجون تیار کر کے لاتے تھے لیکن آپ ہرگز کھانے پر آمادہ نہ ہوتے اور فرماتے تھے کہ دولا دوست سے ملاپ چاہتا ہے اور یہ نادان لوگ فاصلے کے اسباب چاہتے ہیں اور زندگی کے لئے کوشاں ہیں اور نہیں جانتے کہ: زندہ آنست کہ بادوست وصالی دارد اسی اثنا میں بھاون نے جسے بعض لوگ آپ کا حقیقی بیٹا کہتے ہیں اور بعض کے خیال میں وہ منہ بولا بیٹا ہیں عرض کیا کہ یہ متبرک گدڑی، جو آپ کو شاہ شیدا سے حاصل ہوئی تھی مجھے عنایت کر دی جائے۔

آپ نے فرمایا کہ اے! تو نے دولا کو خود سے راضی نہ کیا، مولا کو کیسے راضی کرے گا اور وہ گدڑی کپڑے کے سلے ہوئے ٹکڑوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے خواہ تو رکھے خواہ کوئی اور

مغز را ہمراہ خود براد شتیم
استخوان پرسگان بگذا شتیم

لیکن میں اتنی وصیت کروں گا کہ اگر تو دولا کی قبر پر مجاوری کرے گا تو جو کوئی ہندوستان وخراسان سے اس راہ پر سے گذرے گا وہ چاندی کا سکہ ضرور اس خاک سار کی قبر پر رکھے گا۔ تیری گذر اوقات کے لئے کافی ہوگا اور تجھے رزق میں کمی اور کوئی تنگی

نہیں ہوگی اور اگر اپنے اندر غرور وتکبر پیدا کرو گے اور کہیں اور جانا چاہو گے تو پریشان اور بے نواز ہو گے۔'' (۱۸)

حواشی

۱۔ اُردو جامع انسائیکلو پیڈیا۔ حصہ اول شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۸۳۴۔

۲۔ تذکرہ شیخ دولا گجراتی از محمد چراغ بن شاہ مراد گیلانی قادری۔ المیر ٹرسٹ گجرات ۲۰۱۶ء، فارسی سے اردو ترجمہ ڈاکٹر عصمت درانی، ص ۴،۵۔

۳۔ تذکرہ شیخ دولا گجراتی از محمد چراغ بن شاہ مراد گیلانی قادری۔ المیر ٹرسٹ گجرات ۲۰۱۶ء، فارسی سے اردو ترجمہ ڈاکٹر عصمت درانی، ص ۴۷۔

۴۔ خفتگان خاک گجرات۔ ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ، ص ۹۵

۵۔ خفتگان خاک گجرات۔ ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ، ص ۹۷

۶۔ گجرات پیڈیا (جلد اول) یونیورسٹی آف گجرات ۲۰۱۲ء، ص ۴۶۰

۷۔ گجرات پیڈیا (جلد اول) یونیورسٹی آف گجرات ۲۰۱۲ء، ص ۲۹۷

۸۔ گجرات پیڈیا (جلد اول) یونیورسٹی آف گجرات ۲۰۱۲ء، ص ۲۹۷

۹۔ حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی، سالانہ عرس ۲۶، ۲۵ جون ۱۹۶۹ء، شائع کردہ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان لاہور۔ ص ۳، ۴

۱۰۔ حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی، سالانہ عرس ۲۶، ۲۵ جون ۱۹۶۹ء، شائع کردہ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان لاہور۔ ص ۸

۱۱۔ حضرت سیّد کبیر الدین شاہدولہ دریائی، سالانہ عرس ۲۶، ۲۵ جون ۱۹۶۹ء، شائع کردہ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان لاہور۔ ص ۶

۱۲۔ تذکرہ شیخ دولا گجراتی۔ محمد چراغ بن شاہ مراد گیلانی قادری۔ المیر ٹرسٹ گجرات

۲۰۱۶ء،ص ۳۶

۱۳۔ The Story of Hazrat Shah Daulah-Sainl Engineer
از پروفیسر ڈاکٹر پیر نصیر الدولہ۔ غازیہ پبلشرز A-13-13/968 شاہدولہ روڈ
گجرات ۲۰۰۵ء،ص ۱۰

۱۴۔ The Story of Hazrat Shah Daulah-Sainl
Engineer از پروفیسر ڈاکٹر پیر نصیر الدولہ۔ غازیہ پبلشرز
A-13-13/968 شاہدولہ روڈ گجرات ۲۰۰۵ء،ص ۴۲

۱۵۔ The Story of Hazrat Shah Daulah-Sainl
Engineer از پروفیسر ڈاکٹر پیر نصیر الدولہ۔ غازیہ پبلشرز
A-13-13/968 شاہدولہ روڈ گجرات ۲۰۰۵ء،ص ۱۸۰،۱۷۹

۱۶۔ The Story of Hazrat Shah Daulah-Sainl
Engineer از پروفیسر ڈاکٹر پیر نصیر الدولہ۔ غازیہ پبلشرز
A-13-13/968 شاہدولہ روڈ گجرات ۲۰۰۵ء،ص ۱۸۰،۱۷۹

۱۷۔ ”پنجاب مذہبی فرقوں اور صوفی سلسلوں کا انسائیکلو پیڈیا۔“ تالیف ای ڈی میکلیگن
/ایچ اے روز۔ ترجمہ یاسر جواد لاہور۔ ناشر بک ہوم بک سٹریٹ نمبر ۴۶ مزنگ
لاہور ص ۱۴۵،۱۴۶

۱۸۔ تذکرہ شیخ دولا گجراتی۔ محمد چراغ بن شاہ مراد گیلانی قادری۔ المیر ٹرسٹ گجرات
۲۰۱۶ء،ص ۴۶،۴۷

◆◆◆

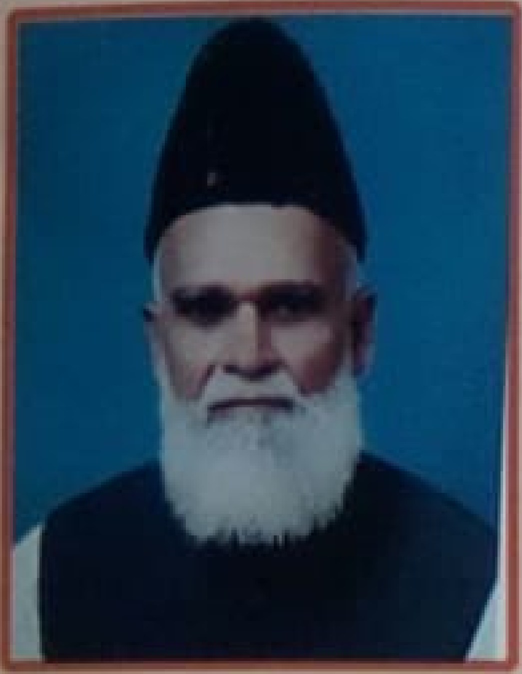

خاتم النبیین حضور ﷺ کے فیضِ تربیت اور نگاہِ حق کے کرشموں کی بدولت رشد و ہدایت کا سلسلہ آج تک جاری ہے اور تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ حضور ﷺ کے بعد اُن کے خلفاء اور اولیائے عظام نے یہ کام سنبھال رکھا ہے۔ اس تناظر میں سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ کی دینی اور تبلیغی خدمات سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ قادریہ سلسلے کے اولیاء کرام رحمہم اللہ علیہم نے اس عظیم کام کا بیڑا اُٹھایا اور اس فیض کو عام کیا جو اُنہیں حضرت رسالت مآب ﷺ سے ورثے میں ملا تھا اور سینہ در سینہ جو امانت انہیں ملتی چلی آ رہی تھی۔

حضرت سیّد کبیر الدین شاہ دولہ قادری سہروردی دریائی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قاضی سلطان محمود قادری آوانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسے ہی چنیدہ، برگزیدہ، اولیائے عظام رحمہم اللہ میں سے ہیں جو بیک وقت خدا شناسی اور خودشناسی کی مشعلیں ہاتھوں میں تھامے مخلوقِ خدا کی فکری و عملی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ اُن کے شب و روز اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول ﷺ کی مجسم تصویر بن کر پیکر رشد و ہدایت میں ڈھلتے رہے ہیں۔

میں معروف محقق، ادیب جناب سید محمد عبداللہ قادری کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ضلع گجرات کے دو جید اولیاء عظام رحمہم اللہ کے بارے میں بڑی محنت و جاں فشانی سے یہ "تذکرہ" تحریر کیا ہے۔ سیّد صاحب نے باقاعدہ مستند کتابوں کے حوالہ جات سے ایک نادر تحفہ قارئین کے لیے پیش کیا ہے۔ ایسے بندگانِ خدا کا تذکرہ بھی عبادت سے کم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ قبلہ سیّد صاحب کو اس عظیم کام پر اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین!

؎ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

سیّد روح الامین
کالم نگار
روزنامہ نوائے وقت

ISBN:978-969-9003-15-8